106196-کیا انسان کے لیے سرکہ کھانا جائز ہے ؟

سوال

سرکہ کھانے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

کھانے والی اشیاء میں اصل یہی ہے کہ وہ حلال ہیں لیکن جس کی حرمت کے متعلق کوئی دلیل ثابت ہوجائے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ایسے لوگوں پر جوایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ تقوی رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیزگار کرتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں اللہ ایسے نیک لوگوں سے محبت رکھتا ہے}.المآئدۃ(93).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{وہ اللہ جس نے تمہارے لیے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا}.البقرۃ(29).

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو، پھر جو شخص مجبور ہوجائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے}.الانعام(145).

دوم :

حدیث میں ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ کھایا بلکہ سرکہ کی مدح اور تعریف بھی فرمائی.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا تو وہ کہنے لگے :

ہمارے پاس تو سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی منگوایا اور کھانے لگے اور فرمایا :

سرکہ بہت ہی اچھا سالن ہے، سرکہ بہت اچھا سالن ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(2052).

الادم : ادام کی جمع ہے اور ادام سالن کو کہتے ہیں جو روٹی کے ساتھ کھایا جائے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

حدیث میں سرکہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے اور اسے سالن کا نام دیا گیا ہے، اور یہ کہ اچھا اور زیادہ ہے" انتہی.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" سرکہ کھانے اور پینے کے جواز میں فقہاء کرام کے ہاں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا، چاہے سرکہ انگوری ہو یا کوئی اور، اسی طرح شراب کے سرکہ کو کھانے میں بھی کوئی اختلاف نہیں، وہ سرکہ خود بخود ہی سرکہ میں تبدیل ہو گیا ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" سرکہ بہت ہی اچھا سالن ہے" انتہی.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ(262/19).

واللہ اعلم.